

<http://www.SchoolQuran.com>

Quran Learning For Kids

<http://www.schoolquran.com/Quran-Learning-For-Kids.php>

Quran Learning For Women and Girls

<http://www.schoolquran.com/Quran-Learning-For-Women.php>

Quran Learning for All Family

<http://www.schoolquran.com/Quran-Learning-For-Family.php>

Learn Quran With Tajweed

<http://www.schoolquran.com/Learn-Quran-With-Tajweed.php>

Quran Courses

<http://www.schoolquran.com/Quran-Courses.php>

سلسلہ مواعظ حسنہ نمبر ۱۳

طریق ولایت

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دہلوی مدظلہ العالی

ناشر

کتب خانہ مظہری

گلشن اقبال ۲ پوسٹ بکس ۱۱۱۸۲

کراچی فون ۲۶۸۱۱۲

انعام کلام

مجلس صیانتہ المسلمین کا سالانہ اجتماع جو اس سال لاہور میں جمادی الاولیٰ ۱۴۱۴ھ کو منعقد ہوا جس میں مرشدنا و مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب اطال اللہ بقا رحمہ و ادام اللہ انوار رحمہ نے بھی حسب معمول شرکت فرمائی۔ پیش نظر وعظ حضرت والادامت برکاتہم نے مجلس کے دوسرے دن بعد عصر کے اجلاس مورخہ ۲۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۴ھ مطابق ۳۰ اکتوبر ۱۹۹۳ء بروز ہفتہ جامعہ اشرفیہ فیروزپور روڈ لاہور میں بیان فرمایا جس میں متقی، اللہ والا اور صاحب نسبت بننے کے لیے صحبت اہل اللہ کی اہمیت کو حضرت والا نے نہایت موثر، مدلل اور دل نشین انداز میں واضح فرمایا جس سے ضمنی بھی ظاہر ہو گیا کہ سلوک و تصوف کی شاہراہ سنت و شریعت ہے۔ ایک دوست نے اس کو ٹیپ کیا رڈ سے نقل کیا اور احقر اقم الحروف نے مرتب کیا اور اس کا نام طریق ولایت تجویز کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس وعظ کو قبول فرمائے اور پڑھنے والوں کے لیے اس کو عطا نسبت بقا نسبت اور ارتقا کے نسبت کا ذریعہ بنا کر حضرت والادامت برکاتہم کے لیے اور جامع و مرتب کے لیے اور جملہ معاونین کے لیے قیامت تک صدقہ جاریہ بنائیں، آمین یا رب العالمین بحرۃ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ التسلیم۔

مرتب: احقر محمد عشرت جمیل سیر عفی عنہ

یکے از خدام حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب امت برکاتہم

۳ شوال المکرم ۱۴۱۴ھ مطابق ۱۶ مارچ ۱۹۹۴ء

اس مجلس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی محبت و معرفت میں ترقی، اصلاحِ نفس، گناہوں کو چھوڑنے کی توفیق اور ہر ایک مسلمان کا صاحبِ نسبت ہو جانا ہے، ہمارے حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مجلس کو انہیں خاص مقاصد کے لیے قائم فرمایا اور فرمایا کہ اس شعبہ تزکیہ نفس کے لیے میں اب اپنی زندگی کو وقف کرتا ہوں۔

اب اس وقت میرا بیان ہو گا لیکن میں نے کچھ منظوم نصیحت کی ہے بیان سے پہلے اسے آپ سنیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اس میں تصوف کی روح محسوس ہو گی اپنی شاعری پر میں حضرت مولانا شاہ فضل رحمن صاحب گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے تین شعر پیش کرتا ہوں تاکہ آپ ان اشعار کو نہایت غور سے اور محبت کے ساتھ سنیں حضرت شاہ صاحب تہجد کے وقت یہ تین شعر پڑھا کرتے تھے

اُن کے آنے کا لگا رہتا ہے دھیان
بیٹھے بھلائے اٹھا کرتے ہیں ہم
ایک بلبل ہے ہماری راز داں
ہر کسی سے کب کھلا کرتے ہیں ہم

جب مجمع اللہ والوں کا ملتا ہے تب دل کھلتا ہے
ایک بیل ہے ہماری راز داں
ہر کسی سے کب کھلا کرتے ہیں ہم
اور یہ شعر غور سے سُن لیجئے۔

شاعری مد نظر ہم کو نہیں
واردات دل لکھا کرتے ہیں ہم

اشعار عارفانہ مع تشریح | اب میرے اشعار سنئے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ
ان میں اس مجلس کی روح محسوس ہوگی۔

اس کے بعد نائب صاحب نے حضرت والا کے اشعار نہایت خوش الحانی سے
پڑھنا شروع کیے اور حضرت نے درمیان میں بعض اشعار کی تشریح فرمائی۔ جامع)

جس سے ہیں آپ خوش اس جہاں میں
وہ شب و روز ہے گلستاں میں

اس کی شرح سُن لیجئے۔ زمین پر جو بندہ اللہ تعالیٰ کو خوش رکھتا ہے اور اپنی
خوشیوں کو اللہ پر فدا کرتا ہے یعنی اپنے نفس کی بری خواہشات کا خون کرتا ہے
اللہ تعالیٰ اس کے دل کو خوش رکھنے کی کفالت اور ضمانت قبول فرماتے ہیں پھر زمین پر وہ ہمیشہ خوش رہتا ہے۔

دیکھ کر میرے اشکِ ندامت
ابرِ رحمت کی بارش ہے جاں میں
آپ کا سنگِ در اور مرا سہ
حاصلِ زندگی ہے جہاں میں

اس شعر کی شرح مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کے شعر سے کرتا ہوں۔ حضرت
جلال الدین عارف رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

خوشتر از ہر دو جہاں آنجب بود
کہ مرا با تو سود سودا بود

اے خدا دونوں جہاں میں زمین کا وہ ٹکڑا مجھے عزیز تر ہے جہاں میرے سر کا
آپ کی محبت کے ساتھ سودا ہو رہا ہو یعنی جس زمین پر مجھے آپ کا نام پاک لینے کی
توفیق ہو جائے وہ زمین مجھے سارے جہان میں خوشتر اور عزیز تر ہے۔

سارے عالم کی لذت سمٹ کر

آگتی ہے ترے آستان میں

حضرت مولانا شاہ فضل رحمن صاحب گنج مراد آبادی نے حضرت حکیم الامت
سے فرمایا تھا کہ مولانا اشرف علی صاحب سننے! آپ کیوں کہ میرے خاص ہیں اس
لیے بتاتا ہوں کہ جب میں سجدہ کرتا ہوں اور سبحان ربی الاعلیٰ کہتا ہوں تو اتنا مزہ آتا
ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے ہمارا پیار لے لیا۔ جو شخص سارے عالم کی لذات کے
خالق، اللہ تعالیٰ شانہ کے ساتھ تعلق کرتا ہے اس کو سجدہ میں ان کی چوکھٹ پر سارے
جہان کا مزہ مل جاتا ہے۔

لذت ذکر حق اللہ اللہ !

اور کیا لطف آہ و فغاں میں

کیا کہوں متب سجدہ کا عالم

یہ زمیں جیسے ہے آسماں میں

اس کی شرح میں خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوب رحمۃ اللہ علیہ کا صرف ایک
مصرعہ پڑھتا ہوں۔

اگر سجدہ میں سر رکھ دوں زمیں کو آسمان کر دوں

برق گرنا مگر رُخ بدل کر

آہ سُنتا ہوں میں آشیاں میں

درس تسلیم و خون تمنا

ہے نہاں عشق کی داستاں میں

اس شعر کی شرح بہت ضروری ہے کیوں کہ جو لوگ خدائے تعالیٰ کے عشق و

محبت کے راستہ میں ہیں ان کو عبادت کرنا آسان ہے، تہجد آسان ہے، حج و عمرہ

آسان ہے اور اہل اللہ کی صحبت میں رہنا بھی آسان ہے مگر گناہ چھوڑنے میں مشکل

اور پریشانی ہوتی ہے۔ اس شعر کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری ان خواہشات

کو جو ان کی مرضی کے خلاف ہیں ترک کرنے کا حکم دیا ہے پس جو اپنی ناجائز خواہشات

کا، ناجائز تمناؤں کا، ناجائز آرزوؤں کا خون کرے گا، کتنا ہی حسین لڑکا یا لڑکی سامنے

ہو، کتنا ہی دل بے چین ہو جائے لیکن شدید تقاضے کے باوجود اللہ کے خوف سے

تقویٰ سے رہے گا، نظر کی حفاظت کرے گا تو کیا ہوگا؟ آرزو کے خون سے اس

کے دل کے آسمان کا سارا افق لال ہو جائے گا اور جس طرح آسمان دُنیا کے افق کو

سُرخ کئے خدا سورج نکالتا ہے اسی طرح اپنے عاشقوں کے قلب میں خون تناکے

سُرخ افق سے اللہ تعالیٰ اپنی نسبت کا اپنے قرب کا آفتاب طلوع کرتا ہے۔

لذت قرب بے انتہا کو

بکس طرح لائے اختر زباں میں

(اس کے بعد حضرت نے بیان کا آغاز فرمایا جو مندرجہ ذیل ہے۔ جامع)

طریق ولایت

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفَى وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ اَمَّا بَعْدُ
فَاعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ۝ وَقَالَ تَعَالَىٰ
وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ۝

حضرات سامعین! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنی دوستی اور ولایت کا
تاج عطا فرمانے کے لیے تقویٰ فرض فرمایا ہے۔ میرے شیخ و مرشد شاہ عبدالحق صاحب
فرماتے تھے کہ عالم ارواح میں بھی تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ولی اللہ بنا سکتے تھے پھر
دنیا میں بھیج کر نماز روزہ کی مشقت، گناہوں سے بچنے کی مشقت کا کیوں مکلف فرمایا؟
تو فرماتے تھے کہ وہاں ولایت کے اسباب نہیں تھے، ارواح مجرّد تھیں، خالی ردیوں تھیں
جسم نہیں تھا۔ وہاں سر نہیں تھا جو سجدہ کرتا۔ لہذا یہاں زمین سجدہ بھی عطا فرمائی اور سر
بھی عطا فرمایا۔ سجدہ کے لیے زمین دی اور سر بھی عطا فرمایا کہ مجھے سجدہ کرو۔ پیر دینے
کہ سجدہ کی طرف جاؤ، ہاتھ عطا فرمائے کہ میرے سامنے پھیلاؤ، غلاف کعبہ کو پکڑو۔
آنکھیں دیں اور بینائی عطا فرمائی تاکہ حلال مواقع میں استعمال کرو اور میری ناراضگی کے
مواقع سے نظر بچانے کی مشقت اٹھاؤ، میرا ولی بننا چاہتے ہو تو میری راہ میں کچھ

قربانی پیش کرو۔ اسی طرح گال دیئے داڑھی رکھنے کے لیے۔ مگر افسوس ہے کہ آج کل اکثر گال فارغ البال ہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ کسی موقع پر اس کو تفصیل سے بیان کرونگا اس وقت صرف یہ بیان کرنا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام حنبلیؒ اور امام مالکیؒ چاروں اماموں کے نزدیک ایک مشمت داڑھی رکھنا واجب ہے اور چہرے کے تینوں طرف ایک مشمت داڑھی ہونی چاہیے یعنی دائیں بائیں اور ٹھوڑی کے نیچے تینوں طرف ایک مشمت ہونا واجب ہے۔ سنت کے مطابق داڑھی رکھ کر قیامت کے دن ہر داڑھی والا اللہ تعالیٰ کے حضور خواجہ صاحب کا یہ شعر پیش کر سکے گا

ترے محبوب کی یارب شہادت لے کے آیا ہوں

حقیقت اس کو تو کر دے میں صورت لے کے آیا ہوں

اور رہ گیا گال فارغ البال رکھنے کا ذوق یہ جنت میں اللہ تعالیٰ پورا فرمائیں گے حدیث شریف میں ہے کہ یَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدًا مُرْدًا مَمَكَّ حَلِیْنًا ابْنَاءُ ثَلَاثِیْنٍ اَوْ ثَلَاثِیْنٍ وَ ثَلَاثِیْنٍ۔ جب جنتی لوگ جنت میں داخل ہوں گے تو ان کے چہروں پر کوئی بال نہیں ہوگا، نہ وہاں حجام کی دکان ہوگی، نہ بلیڈ ہوگا نہ اُسترا قدرتی طور پر مجرد ہوں گے بالوں سے۔ جیسے کہ ایک سبزہ آغاز تندرست نوجوان ہوتا ہے۔ وہاں سب ایسے ہی ہو جائیں گے اور کجلائی آنکھیں ہوں گی، تیس یا تینتیس سال عمر ہوگی اور مراد اس سے کمال شباب ہے۔

میں یہ عرض کر رہا تھا کہ تقویٰ حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا میں بھیجا ہے۔ لہذا جو تقویٰ اختیار نہیں کرے گا وہ مومن تو رہے گا لیکن نافرمان مومن ہوگا اور اسی حالت میں موت آتی تو متقی اور ولی اللہ ہو کر نہیں جائے گا اب

ہم آپ فیصلہ کر لیں کہ کیا ہم اللہ کے دوست بن کر جانا چاہتے ہیں یا مومن فابرق ہو کر جانا چاہتے ہیں۔

اب رہ گیا یہ | صحبت اہل اللہ سے راہ تقویٰ لذیذ ہو جاتی ہے
سوال کہ تقویٰ

کی راہ تو بظاہر بہت مشکل معلوم ہوتی ہے۔ میرے شیخ شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میاں حکیم اختر! اللہ کا راستہ بظاہر تو بہت مشکل ہے لیکن جب کسی اللہ والے کا ہاتھ ہاتھ میں آجاتا ہے تو یہ راستہ تقویٰ کا راستہ، ولایت کا راستہ سلوک کا راستہ نہ صرف یہ کہ آسان ہو جاتا ہے بلکہ لذیذ تر اور فرے دار ہو جاتا ہے اور اس کے متعلق ایک شعر میں پیش کرتا ہوں

مجھے سہل ہو گئیں منزلیں کہ ہوا کے رُخ بھی بدل گئے
ترا ہاتھ ہاتھ میں آ گیا تو چراغِ راہ کے جسل گئے

کسی اللہ والے کا ہاتھ ہاتھ میں آجائے تو نفس و شیطان کے رُخ بدل جاتے ہیں اور ایسے شخص پر وہ پھر قابو نہیں پاتے اور تقویٰ کا حصول آسان ہو جاتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ نسخہ کیا بتا دیا کہ اے دُنیا والو! اے سائنس دانو! جس طرح تم دیسی آم کو لنگڑے آم کی قلم سے لنگڑا آم بناتے ہو اسی طرح اگر تم ہمارے خاص بندوں کی صحبت میں اپنے دیسی دل کی قلم لگاؤ تو ہم دیسی دل کو اللہ والا دل بنا دیتے ہیں اور جس طرح لنگڑے آم کی قلم سے جب دیسی آم لنگڑا آم بن جاتا ہے تو دیسی آم کا نام بدل جاتا ہے، دام بدل جاتا ہے، کام بدل جاتا ہے اسی طرح اللہ والوں کی صحبت کی برکت سے غافل اور نافرمان دل اللہ والا

دل ہو جاتا ہے پھر اس کی قیمت اور دام اور کام کا کیا پوچھنا سینکڑوں دل اس کی برکت سے اللہ والے بن جاتے ہیں۔

صحبت اہل اللہ کے بغیر صرف مجاہدہ کافی نہیں | اسی طرح تلی چاہیے کتنا ہی مجاہدہ

کمرے، رگڑ رگڑ کے اس کی بھوس سی چھڑا دی جائے اور چاہے کولہو میں پیل دی جائے لیکن وہ تلی کا تیل ہی رہے گا، روغن گل نہیں بنے گا کیوں کہ یہ پھولوں کی صحبت میں نہیں رہا۔ لہذا جو لوگ اہل اللہ سے دُور دور مجاہدات کر رہے ہیں وہ ہوش میں آجائیں اور کسی اللہ والے کی صحبت میں بھی رہیں تاکہ وہ گل روغن ہو جائیں، اللہ تعالیٰ کی محبت کی خوشبو ان کے اندر آجائے ورنہ لاکھ مجاہدے کریں تلی کا تیل ہی رہیں گے۔

صحابہ کی فضیلت کا سبب | صحبت سے قیمت بڑھ جاتی ہے جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آفتاب

نبوت کو ایمان کی حالت میں دیکھ لیا، ابھی کوئی نماز نہیں پڑھ سکا اور شہید ہو گیا۔ بعض ایسے صحابی ہیں کہ ایمان لانے کے بعد ہی شہید ہو گئے۔ بتائیے کیا سارے عالم کے اولیاء اللہ اور تہجد گزار ان کو پاسکتے ہیں؟ یہ ہے صحبت کا اثر۔ کیوں کہ اس نے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی لمحہ کی صحبت پالی اب قیامت تک کے اولیاء اللہ امام ابوحنیفہ اور امام بخاری، شیخ عبدالقادر جیلانی اور امام غزالی اس کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتے۔ البتہ اولیاء اللہ کی صحبت سے اولیاء اللہ پیدا ہوتے رہیں گے اسی لیے **كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ** کا حکم ہے کہ صادقین متقین کی صحبت میں رہو اور کل عرض کر چکا ہوں کہ کتنا ان کے ساتھ رہیں۔ **نَحَالُطُوهُمْ لِنَكُونُوا مِثْلَهُمْ**

اتنا ساتھ رہو کہ نہیں جیسے ہو جاؤ۔ ایک ولی اللہ دنیا سے جاتا ہے تو سینکڑوں کو ولی اللہ بنا کر جاتا ہے ورنہ آج روئے زمین پر اولیاء اللہ کا بیج بھی نہ ملتا، آج کوئی ولی اللہ دنیا میں نظر نہ آتا۔ حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم جب دنیا سے کوئی ولی اللہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فوراً اس کی کرسی پر دوسرے ولی کو بٹھا دیتے ہیں، کرسیاں خالی نہیں ہیں۔ یہ ہماری نادانی ہے جو ہم سمجھتے ہیں کہ بایزید بسطامی اور خواجہ معین الدین چشتی اجمیری جیسے بڑے بڑے اولیاء اللہ اب نہیں ہیں حالانکہ قیامت تک بڑے بڑے اولیاء پیدا ہوتے رہیں گے لیکن ہمیں مرنے کے بعد ان کی محبت کی توفیق ہوتی ہے جب ان کا انتقال ہو جاتا ہے تب ہم کہتے ہیں فَوَلَّى اللہُ مَرْقَدَهُ وَرَوَّحَ اللہُ رُوحَهُ مرنے کے بعد قدر ہوتی ہے لیکن جو زندگی میں قدر کر لیتا ہے ولی اللہ بن جاتا ہے۔

ولی اللہ بننے کے لیے تین شرائط | اس کے ساتھ کل میں نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ اللہ والا بننے کے لیے صحبت

اہل اللہ کے ساتھ ذکر اللہ کا دوام بھی ضروری ہے۔ پہلوان کتنا ہی بڑا ہو لیکن اس سے پہلوانی سیکھنے والا اگر بادام اور دودھ نہیں پئے گا تو داؤ پیچ تو جان جائے گا مگر سوکھا ہی رہے گا۔ مقابلہ کے وقت دشمن اس کو پٹک دے گا لہذا صحبت اہل اللہ کے ساتھ دوام ذکر اللہ بھی کم اور کیفاً ضروری ہے ورنہ روح میں پوری طاقت نہیں آئے گی اور نفس و شیطان اس کو پٹک دیں گے معنی مغلوب ہو کر یہ گناہ کر بیٹھے گا۔ اللہ کے نام ہیں یہ تاثیر ہے کہ بندہ ان کا ہوتا چلا جاتا ہے۔ میرے شیخ شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ذکر ذکر کو مذکور تک پہنچا دیتا ہے۔

اس کے متعلق ایک مضمون کل باقی رہ گیا تھا کہ جیسے دنیاوی پہلوانی میں پہلوان استاد اپنے شاگردوں سے کہتا ہے کہ دیکھو میرے اکھاڑے میں آکر مجھ سے داؤ پیچ لیکھنا اور گھر جا کر بادام اور دودھ پینا لیکن اس کے ساتھ ذرا لنگوٹی مضبوط رکھنا، کوئی بد پرہیزی نہ کرنا۔ اسی طرح اللہ والے بھی یہی فرماتے ہیں، قرآن پاک اور حدیث پاک کے ارشادات ہی وہ سناتے ہیں کہ تقویٰ کے لیے جتنا ضروری اللہ والوں کی صحبت ہے جتنا ضروری ذکر اللہ کا دوام ہے اس سے زیادہ ضروری ہے کہ گناہوں سے بچے۔ گناہ زہر ہے زہر۔ لہذا خود سمجھ لیجئے کہ اس سے پرہیز کتنا ضروری ہے۔ اگر لاہور میں محمد علی کھلے آجائے اور باکسنگ کا اعلان ہو اور اس کو اکیا دن انڈے کھلا دیئے اور پچیس غبیوں کا سوپ پلا دیا لیکن ذرا سا زہر بھی کھلا دیا تو وہ جیت نہیں سکتا۔ جو لوگ صحبت اہل اللہ اور التزام ذکر اللہ کے ساتھ گناہوں کا زہر بھی کھا رہے ہیں وہ نفس و شیطان کے مقابلہ میں بازی نہیں پار رہے ہیں مغلوب ہیں، جیت نہیں پار رہے ہیں، ان کے قلب کو آج تک نسبت مع اللہ حاصل نہ ہو سکی کیوں کہ نافرمانی کا زہر ایمان کو کمزور کر دیتا ہے حضرت شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جیسے کوئی ہر ابھر درخت ہو اور کوئی وہاں آگ جلا کر سینک لے تو اس کی ساری سبزی و شادابی ختم ہو جاتی ہے پتیاں ٹھلس جاتی ہیں پھر دوبارہ ہر ابھر بڑی مشکل سے ہوتا ہے۔ گناہ کبیرہ سے ایمان کے درخت کا یہی حال ہوتا ہے قلب ویران ہو جاتا ہے الایہ کہ توبہ کر لے اور آہ و فغاں کر کے اللہ کو راضی کر لے لیکن گناہ چھوڑنے کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتی ہے جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو انسان کے نفس کو تزکیہ اور ترک معصیت کی توفیق نہیں ہوتی۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُهُ

مَا زَكِيَ مِنْكُمْ مِّنْ أَحَدٍ أَبَدًا - اگر اللہ کی رحمت اور فضل تم پر نہ ہو تو تم کبھی پاک نہیں ہو سکتے۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت و فضل کا محل کیا ہے؟ لیکن یہ رحمت و فضل کہاں ملیگا

جس سے ہمیں گناہ چھوڑنے کی توفیق ہو؟ فیض اللہ والوں کی صحبت میں نصیب ہوا ہے۔ دلیل کیا ہے؟ بخاری شریف کی حدیث ہے۔ هُمْ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَى جَلِيسُهُمْ (صفحہ ۹۴۸ جلد ۲) اگر تم اللہ والوں کی صحبت میں رہو تو تم کبھی شقی نہیں ہو سکتے۔ تمہاری شقاوت و بد نصیبی سعادت و خوش قسمتی سے تبدیل کر دی جائیگی۔ معلوم ہوا کہ اللہ والوں کی صحبت سے بروایت بخاری شریف شقاوت سعادت سے بدل جاتی ہے اور جب شقاوت سعادت سے بدل جاتی ہے تو پھر گناہ چھوڑنے کی توفیق بھی ہو جاتی ہے۔ اس کی دلیل کیا ہے؟ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دعائیں کھائیں اللّٰهُمَّ زَحِّمْنِي بِتَرْكِ الْمَعَاصِي اے اللہ ہمیں اپنی وہ رحمت دے دے جس سے ہم گناہ چھوڑ دیں وَلَا تُشْقِنِي بِمَعَاصِيكَ اور اپنی نافرمانی سے مجھے شقاوت میں مبتلا نہ فرما۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں خاصیت ہے شقاوت کی اور جب اللہ تعالیٰ اہل اللہ کی صحبت سے شقاوت کو سعادت سے بدل دیں گے تو ان شاء اللہ گناہوں سے بچنے کی توفیق بھی مجائے گی۔

اہل اللہ کی صحبت کی برکت بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ والوں کے پاس اس لیے نہیں جاتے کہ وہی سی آرزو

چھوڑنا پڑے گا سینما چھوڑنا پڑے گا، عورتوں کی نظارہ بازی اور عشق حرام کی لذتوں کی

درآمدات پر پابندی عائد کر دیں گے، ہر گناہ چھوڑنا پڑے گا مگر حضرت مولانا شاہ ابراہیم صاحب کاتھنے نے فرمایا کہ چھوڑنا نہیں پڑے گا خود بخود چھوٹ جائے گا۔ ایسا یقین ایسا ایمان اللہ والوں کی صحبت سے نصیب ہوگا کہ آپ گناہ چھوڑ کر خوشی منائیں گے سجدہ شکر بجائیں گے، اللہ کا شکر ادا کریں گے کہ یا اللہ گناہوں کی گٹر لائن غلاظت اور نجاست کی نالیوں سے آپ نے ہم کو نکال کر تقویٰ والی زندگی نصیب فرمادی اور حضرت نے عجیب و غریب مثال دی کہ ایک آدمی دس ہزار رشوت لے کر بھاگا جا رہا ہے اور دل میں سوچ رہا ہے کہ اپنی بیوی کے لیے فلاں فلاں چیز خریدوں گا اور زمین کا فلاں پلاٹ خریدوں گا کہ اتنے میں اس کا ایک گھر دوست آتا ہے اور کہتا ہے کہ پیچھے پولیس آرہی ہے۔ تمہارے ان نوٹوں پر پولیس کے اور رشوت دینے والے کے دستخط بھی ہیں۔ تمہیں چھاننے کے لیے یہ رشوت دی گئی ہے۔ وہ گھبراہٹ میں ادھر ادھر دیکھتا ہے کہ ایک کھلا ہوا گٹر نظر آتا ہے۔ کہتا ہے کہ خدا اس ڈھکن چور کا بھلا کرے اور اس کو بھی اللہ والا بنادے کہ آئندہ چور سی نہ کرے اور دس ہزار کی رقم فوراً گٹر میں پھینک دیتا ہے۔ بتائیے یہ نوٹ چھوڑ کر وہ خوش ہوگا یا غمگین؟ خوش ہوگا کہ جان بچی تو لاکھوں پائے ورنہ دس سال کی قید ہوتی اور نہ جانے کتنا جرم نہ ہوتا۔ اب جتنا پولیس پر یقین ہے، جتنا حکومت کے ڈنڈوں پر یقین ہے اللہ والوں کی صحبت سے جب اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور جہنم پر ایمان و یقین پیدا ہو جائے گا تو گناہ چھوڑنے نہیں پڑیں گے، خود بخود چھوٹ جائیں گے اور گناہ چھوڑ کر آپ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں گے۔

متنازع جان جاناں جان دینے پر بھی سستی ہے

اور دوستو! یہ بتائیے
اگر کوئی آپ کی

جیب سے کنکر پتھر نکال کر ایک کروڑ کا موتی رکھ دے تو کیا آپ اس سے ٹپس گئے؟
گناہ کنکر پتھر ہیں بلکہ کنکر پتھر پاک ہوتے ہیں گناہ تو نا پاک ہیں۔ بس اگر گناہ
چھوڑنے سے اللہ ملتا ہے تو میں عرض کروں گا کہ ہم سب جلد ہی گناہ چھوڑ دیں اور
اللہ کو پاکریہ شعر پڑھیں۔

۷ جما دے چند دادم جاں خریدم

بجھد اللہ عجب ارزاں خریدم

چند کنکر پتھر دے کر اے خدا میں آپ کو پا گیا۔ اللہ کبہ بہت سستا پایا میں
نے آپ کو۔

میرے شیخ شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک ولی اللہ جا
رہا تھا۔ اس نے دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ اے خدا میں کیا قیمت ادا کر
دوں جس سے آپ مل جاتے ہیں۔ آسمان سے آواز آئی کہ مجھ پر دونوں جہان فدا کر
کر دے تب میں ملتا ہوں۔ اس اللہ والے نے کہا۔

۷ قیمت خود ہر دو عالم گفتمی

اے اللہ! آپ نے اپنی قیمت دونوں عالم بتائی ہے۔

نرخ بالا کن کہ ارزاں ہمنوز

ابھی دام اور بڑھائیے۔ ابھی تو آپ سے معلوم ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ
ہم سب کو ایسی ہی محبت کی توفیق عطا فرمائے۔

دوستو! ایک دن تو مرنا ہے۔ ایک دن ساری جائیداد چھوڑ کر، زمین و مکان چھوڑ کر، اہل و عیال چھوڑ کر جانا ہے۔ اس دن ہاتھوں سے گھڑیاں اتار لی جائیں گی، جسم کے کپڑے اتار لیے جائیں گے، کفن لپیٹ کر جب قبر میں ڈالا جائے گا اس وقت مردہ بزبان حال یہ شعر پڑھتا ہے۔

۵ شکریہ اے قبر تک پہنچانے والو شکریہ

اب اکیلے ہی چلے جائیں گے اس منزل سے ہم
اور یہ دوسرا شعر بھی بزبان حال پڑھتا ہے۔

۵ دبا کے قبر میں سب چل دیئے دُعا نہ سلام
ذرا سی دیر میں کیا ہو گیا زمانے کو

جب ایک دن جانا ہے تو کیوں
نہ جانِ جانان بن کر جاؤ جیسا کہ خواجہ

صحبتِ اہل اللہ کی کرامت

صاحب نے اپنے شیخ حضرت حکیم الامت تھانویؒ سے عرض کیا تھا جب نسبت عطا ہوئی۔

۵ تو نے مجھ کو کیا سے کیا شوق فراواں کر دیا

پہلے جاں پھر جانِ جاں پھر جانِ جانان کر دیا

اے حکیم الامت! آپ کی صحبت سے، آپ کی تربیت سے مسٹر کی ڈرس ہوئی، اخلاقِ رذیلہ اخلاقِ حمیدہ سے تبدیل ہو گئے، آج وہ علماء کا شیخ بنا ہوا ہے، مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم نے ان کو اپنا شیخ بنایا۔ مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی نے ان کو اپنا مصلح اور شیخ بنایا۔ یہ کیا بات ہے کہ مسٹر تو شیخ العلماء ہو جائے

اور علماء کو اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلنے کا اہتمام نہ ہو۔ جن بزرگوں کے نام پر ہم جامعات قائم کر رہے ہیں، جامعہ رشیدیہ، جامعہ قاسمیہ، جامعہ اشرفیہ ان بزرگوں کے طریقہ پر ہمیں اہل اللہ کی صحبت کا بھی اہتمام چاہیے اور الحمد للہ ہو رہا ہے۔ یہاں تو سب حضرات اللہ والوں سے جڑے ہوئے ہیں۔ بات کہہ دیتا ہوں تاکہ جو نہ جڑے ہوں ان کو توفیق ہو جائے۔ اب اگر کوئی کہے کہ اللہ والوں سے جڑنے سے کیا ہوتا ہے اس پر دو واقعات سناتا ہوں۔

شاہ ولی اللہ صاحب
صحبت اہل اللہ کی کرامت کا ایک واقعہ
کے بیٹے تفسیر

موضع القرآن کے مصنف شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ مسجد فتح پور دیہی میں کئی گھنٹے ذکر تلاوت میں مصروف تھے۔ تلاوت اور ذکر اللہ کا نور دل سے چھلک کر آنکھوں میں آ رہا تھا۔ جب نور سے دل بھر جاتا ہے تو چہرہ سے جھلکنے لگتا ہے، آنکھوں سے چھلکنے لگتا ہے۔ یہ ہے سیمائہم فی وجوہہم من اثر السجود ○۔ سیمائہم کیا چیز ہے۔ علامہ اسی فرماتے ہیں ھُو نُوْرٌ یَظْہِرُ عَلَی الْعَابِدِیْنَ یَبْدُوْا مِنْ بَاطِنِہُمْ اِلَی ظَاہِرِہُمْ ۝ اللہ والوں کا باطن جب نور سے بھر جاتا ہے تو ان کے ظاہر سے جھلکنے لگتا ہے۔ عبادت کا نور اللہ کی محبت و معرفت کا نور ان کی آنکھوں میں آ گیا تھا۔ جیسے ہی مسجد سے باہر نکلے تو سامنے ایک کتا بیٹھا ہوا تھا، اس پر نظر پڑ گئی۔ وہ قلب جو انوار النبیہ سے بھرا ہوا تھا اور جس کے انوار آنکھوں سے چھلک رہے تھے وہ اس کتے پر پڑ گئے۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ جہاں جہاں وہ کتا جاتا تھا دہلی کے سارے کتے اس کے سامنے ادب سے بیٹھ جاتے تھے۔ حکیم الامت

نے ہنس کر فرمایا کہ ظالم تمام کتوں کا پیر بن گیا۔ پھر حضرت نے ایک آہ کھینچی اور فرمایا کہ ہائے جن کی نگاہوں سے جانور بھی محروم نہیں رہتے تو انسان کیسے محروم رہ سکتے ہیں۔ شرط یہ ہے کہ دل سے اللہ والوں کی صحبت میں رہے تو ان شاء اللہ تعالیٰ کوئی محروم نہیں رہ سکتا اور اگر کسی کے اندر اللہ تعالیٰ کی طلب اور پیاس بھی نہ ہو تو مولانا رومیؒ فرماتے ہیں کہ تب بھی اللہ والوں کے پاس جاؤ وہ پیاس بھی دینا جانتے ہیں۔

۵ مگر تو طالب نیستی تو ہم بیبا

تا طلب یابی ازیں یار و وفا

اگر تمہارے اندر اللہ کی طلب اور درد محبت نہیں ہے تب بھی تم اللہ والوں کے پاس جاؤ ان کے صدقہ میں تمہیں طلب اور پیاس بھی عطا ہو جائے گی۔ اس فارسی شعر کے مفہوم کو اختر نے ایک ہندی شعر میں عرض کیا ہے مگر وہ ایسی ہندی ہے جو آپ سمجھ لیں گے۔

پیاسے کو پانی ملے اور بن پیاسے کو پیاس

اختر ان کے در سے ہے کوئی نہیں بے آس

اللہ والوں کے

دروازہ سے

اللہ والوں پر اعتراض محرومی کا پیش خیمہ ہے

ان شاء اللہ محرومی نہیں ہوگی مگر شرط یہ ہے کہ دل میں بغض و عناد نہ ہو۔ ملا علی قاریؒ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں۔ مَنْ اَعْتَزَّضَ عَلَى شَيْخِهِ وَنَظَرَ اِلَيْهِ اِحْتِقَارًا فَلَا يُفْلِحُ اَبَدًا جس نے اپنے شیخ پر اعتراض کیا اور اس کو حقارت کی نظر سے دیکھا وہ کبھی فلاح نہیں پاسکتا۔ حضرت مولانا ابراہیم صاحب دامت برکاتہم نے

فرمایا کہ ایک مرید نے میرے ساتھ سفر کیا۔ رات کو تقریر کی تھی، دماغ تھکا ہوا تھا۔ حضرت نے آرام فرمایا۔ اہل اللہ اور علماء دین کی میند کو بھی اللہ تعالیٰ عبادت میں لکھتا ہے۔ مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر آپ کا دروازہ بناتے ہوئے بڑھتی کے اوزار و آلات گھس جائیں اور وہ ان کو ایک گھنٹہ تک تیز کرتا رہے تو آپ کو اس وقت کی مزدوری بھی دینی پڑتی ہے کیوں کہ آپ ہی کے کام میں اس کے آلات گھسے ہیں پس جو علماء دین اللہ کے دین کے کام میں اپنے دماغ کو تھکا رہے ہیں ان کا سونا بھی عبادت ہے۔ ان کے سونے پر بھی اللہ اجر دے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ تو حضرت نے فرمایا کہ اس نے مجھے خط لکھا کہ چوں کہ آپ نے رات ریل میں تہجد نہیں پڑھی اور میں نے پڑھی حالانکہ میں مرید ہوں، آپ کی عبادت سے تو میری عبادت زیادہ ہے لہذا میں آپ سے بیعت فسخ کرتا ہوں۔ کاش کہ یہ ظالم سمجھتا کہ مولانا ابراہیم صاحب امت برکاتہم اور جملہ اہل اللہ کی دو رکعات ہماری لاکھ رکعات سے افضل ہیں۔ ان کا سونا ہمارے جاگنے سے بہتر ہے، ہمارے تہجد و اشراق و اوابین سے افضل ہے۔ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ عارف کی دو رکعات غیر عارف کی لاکھ رکعات سے افضل ہیں۔ اللہ والوں پر اعتراض کرنے والے محرم ہی رہتے ہیں۔

ایک فقہی مسئلہ سے صحبت اہل اللہ پر عجیب استدلال | اہل اللہ کی صحبت

سے کیا ملتا ہے اس کو ایک فقہی مسئلہ سے ثابت کرتا ہوں۔ کسی کے پاس دس ہزار روپیہ ہے۔ سال کے گیارہ مہینے گزر گئے۔ زکوٰۃ فرض ہونے میں ایک مہینہ رہ گیا کہ دس ہزار کی رقم اور آگئی۔ ایک ماہ بعد اب اس نئی رقم پر بھی زکوٰۃ فرض ہے

علماء دین اس وقت موجود ہیں ان سے پوچھ لیجئے۔ دس ہزار کی اس نئی رقم پر تو بھی سال نہیں گذرا پھر اس پر زکوٰۃ کیوں فرض ہوئی؟ وجہ یہ ہے کہ گیارہ مہینہ سے جو رقم مجاہدہ میں تھی اس کی صحبت میں یہ دس ہزار کی نئی رقم آگئی جس کی برکت سے ایک ہی مہینہ میں وہ بالغ ہو گئی اور اس پر بھی اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ فرض کر دی کہ یہ سرکاری دربار میں قبول کی جائے گی۔ معلوم ہوا کہ جو مجاہدہ کرنے والے ہیں ان کی صحبت کی برکت سے کم مجاہدہ والوں کا بھی کام بن جاتا ہے۔ اللہ والوں کی صحبت میں جلد اللہ والا بننے کا یہی راز ہے۔ حضرت مولانا سیح اللہ خاں صاحب جلال آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ تھرڈ کلاس کا ڈبہ جس کی سیٹیں بھی بھٹی ہوئی ہیں، اسکو ڈھیلے ہیں، چوں چاں کر رہا ہے لیکن اگر فرسٹ کلاس کے ڈبوں سے جڑا رہے تو جہاں انجن پہنچے گا وہ تھرڈ کلاس والا ڈبہ بھی وہاں پہنچ جائے گا۔ پس اگر ہم نالائق ہیں، گنہگار ہیں تو لائقوں کے پاس تو رہیں ان شاء اللہ تعالیٰ نجات پائیں گے۔ مولانا جلال الدین رومیؒ کی قبر کو اللہ نور سے بھر دے فرماتے ہیں کہ اگر تم کانٹے ہو تو پھولوں کے دامن میں چھپے رہو۔ جو کانٹے پھولوں کے دامن میں ہیں اللہ تعالیٰ کا عجیب دستور ہے کہ باغبان ان کو باغ سے خارج نہیں کرتا

اے آں خاری گریست کہ اے عمیب پوش خلق

ایک کا شمار رہا تھا کہ اے مخلوق کے عمیب چھپانے والے! میرا عمیب کیسے چھپے گا، مجھے تو آپ نے کاٹا پیدا کیا۔

شد مستجاب دعوت او گلغدار شد

اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کر لی اور اس پر پھول کھلا دیا جس کے دامن میں اس خار کا عمیب چھپ گیا۔ بتائیے کہ گلاب کے پھول کے نیچے کانٹے ہیں

یا نہیں؟ مگر کیا کسی باغ سے وہ کانٹے نکلے جاتے ہیں؟ اسی طرح اگر ہم اللہ والوں سے جڑے رہیں گے تو امید ہے کہ ان کے صدقہ میں ان شاء اللہ تعالیٰ جہاں وہ جائیں گے مثل کانٹوں کے ہم بھی ساتھ ہوں گے محبت کی برکت سے۔

محبت کی کرامت

تفسیر روح المعانی میں علامہ آلوسی فرماتے ہیں کہ محبت کی تو نعت ہی ایسی ہے کہ بغیر دونوں ہونٹوں

کے ملے ہوئے ادا نہیں ہو سکتی۔ دونوں ہونٹوں کو الگ کر کے ذرا کوئی محبت کا لفظ ادا کر کے دکھائے۔ لاکھ کوشش کرو گے محبت کا لفظ نہیں نکلے گا۔ علامہ آلوسی فرماتے ہیں کہ جب محبت کا اسم اتنا مبارک ہے کہ بغیر اتصال شفقت کے ادا نہیں ہو سکتا یعنی دونوں ہونٹوں کے ملے بغیر ادا نہیں ہو سکتا بس جس کا اسم ہی متقاضی وصل ہے تو اس کا سنی کیسا ہوگا لہذا جو لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت کریں گے، سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کریں گے، اللہ والوں سے محبت کریں گے وہ ان شاء اللہ تعالیٰ انہیں کے ساتھ ہوں گے۔ الْمَرْبُوعُ مَنْ أَحَبَّ اِسْ حَدِیْثُ کی شرح انشاء اللہ آئندہ کبھی پیش کر دوں گا۔ اب دوسرا واقعہ پیش کرتا ہوں۔

حضرت سلطان ابراہیم
ابن ادھم رحمۃ اللہ علیہ تشریف

اہل اللہ کی کرامت کا دوسرا واقعہ

لے جا رہے ہیں۔ یہ کون شخص ہیں؟ یہ وہ ہیں جنہوں نے سلطنتِ بلخ خدا پر خدا کی جس وقت وہ آدھی رات کو گڈڑی پہن رہے تھے اور شاہی لباس اُتار رہے تھے اور خدا پر سلطنت کو خدا کر رہے تھے اِس وقت کا نقشہ اختر نے مثنوی مولانا روم کی شرح میں یوں کھینچا ہے۔

جسم شاہی آج گڈڑی پوش ہے
جاہ شاہی فقر میں رو پوش ہے
فقر کی لذت سے واقف ہو گئی
جان سلطان جان عارف ہو گئی

یہ سلطان ابراہیم ابن ادھم راستہ سے گذر رہے ہیں کہ دیکھا کہ ایک شرابی نشہ میں
بے ہوش پڑا ہے۔ یہ پہچان گئے کہ کسی رئیس کا بیٹا ہے اور سلطان ہے۔ افسوس سے
ایک آہ کھینچی کہ جس زبان سے یہ کلمہ پڑھتا ہے اسی سے شراب بھی پیتا ہے زیادہ پنی
گیا تھا تے ہو گئی تھی، چہرہ پر کھیاں بھنک ہی تھیں۔ حضرت سلطان ابراہیم ابن ادھمؒ
نے آسمان کی طرف دیکھا اور دل میں کہا کہ اے خدا اگرچہ یہ آپ کی نافرمانی کی حالت میں
ہے لیکن اس کو آپ سے نسبت ہے کہ یہ آپ کا بندہ ہے۔ اگر مجنوں یلی کی گلی کے
کتے کو پیار کر رہا تھا تو یہ تو آپ کا بندہ ہے اور سلطان ہے۔ لہذا انہوں نے اس کی قے
کو صاف کیا، منہ دھویا۔ منہ پر ٹھنڈا ٹھنڈا پانی لگنے سے وہ ہوش میں آ گیا۔ اس نے
کہا کہ حضرت آپ تو تارکِ سلطنت بلخ ہیں، اتنے بڑے ولی اللہ یہاں کیسے آ گئے۔
فرمایا کہ تم بے ہوش تھے۔ میں نے تمہارا چہرہ دھویا اور یہ تمہاری قے دھوتی ہے۔ وہ
رونے لگا کہ آہ میں تو سمجھتا تھا کہ اللہ والے گنہگاروں کو حقیر سمجھتے ہوں گے مگر آج معلوم
ہوا کہ اللہ والوں سے بڑھ کر گنہگاروں سے محبت کرنے والا بھی کوئی نہیں ہو سکتا۔ اس
نے کہا کہ مجھے ابھی توبہ کرائیے وَاللّٰهِ لَا أَشْرَبُ خَمْرًا أَبَدًا خدا کی قسم اب کبھی
شراب نہیں پیوں گا اور حضرت سلطان ابراہیم ابن ادھمؒ کے ہاتھ پر اس نے توبہ کی۔
اسی وقت شاہ ابراہیم ادھم کو کشف ہوا کہ توبہ کرتے ہی اس شخص کو ولایت کا بہت بلند

مقام عطا ہو گیا اور اپنے وقت کے تمام اولیاء سے آگے بڑھ گیا۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رات میں حضرت ابراہیم ابن ادھم نے اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا اور اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ اے اللہ لوگ بڑے بڑے مجاہدے کر رہے ہیں تہجد و اشراق پڑھ رہے ہیں لیکن ان کو اتنا اونچا درجہ نہیں ملا اور اس شرابی نے بھی توبہ کی اور اس کو آپ نے اتنا اونچا مقام دے دیا۔ اس کی کیا وجہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے سلطان ابراہیم ابن ادھم میرے لیے تو نے سلطنت فدا کی اور سلطنت کا عیش و آرام اور عزت و جاہ چھوڑ کر میرے لیے فقیری اختیار کی اور میرے لیے غار نیشاپور میں دس سال عبادت کی اور میری خاطر سے تو نے ایک گنہگار بندہ کا مُنہ دھویا اور اس کی قے صاف کی اَنْتَ غَسَلْتَ وَجْهَهُ لِاَجْلِیْ تو نے میری خاطر سے، میری محبت میں اس کا چہرہ دھویا کہ یہ میرا بندہ ہے۔ گناہ سے توجھے نفرت تھی لیکن گنہگار سے میری نسبت کی وجہ سے نفرت نہیں کی اور اس شرابی گنہگار کا چہرہ دھویا فَغَسَلْتُ قَلْبَهُ لِاَجْلِکَ پس میں نے تیری خاطر سے اس کا دل دھویا اور جس کا دل خدا دھو دے اس کے دل میں رذائل کا امالہ نہیں ہوتا ازالہ ہو جاتا ہے۔ اس واقعہ پر علماء دین فرماتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں اللہ والے مجاہدہ کرتے ہیں، جنہوں نے اپنی زندگی کو اللہ کی محبت میں جلا کر خاک کیا ہوا ان کے ساتھ جو رہتا ہے اُن سے محبت کرتا ہے اس پر بھی اللہ تعالیٰ فضل فرما دیتے ہیں۔ جیسے مجاہدہ تو حضرت ابراہیم ابن ادھم کا تھا لیکن ان کے اکرام میں اللہ تعالیٰ نے ایک شرابی پر بھی فضل فرما دیا حضرت ابراہیم کی اس گنہگار پر تھوڑی سی عنایت و توجہ کا انعام اللہ تعالیٰ نے یہ عطا فرمایا کہ اس کو اس زمانہ کا بہت بڑا ولی اللہ بنا دیا۔

صحبت کی نافعیت کی ایک مثال

اور میرے شیخ مولانا شاہ ابرار الحق
صاحب دامت برکاتہم

ایک مثال اور دیتے ہیں کہ دس لاکھ کی کار کسی نے خریدی اور اس کے خریدنے کے لیے کتنا مجاہدہ کیا۔ محنت سے دن رات کمایا خون پسینہ بہا کر روپیہ جمع کیا پھر کار خریدی اور آپ نے اس سے دوستی کر لی۔ دوستی کی برکت سے کبھی آپ کو اپنی کار میں بٹھائے گا کہ کہاں جا رہے ہو، آؤ بیٹھ جاؤ۔ محنت و مجاہدہ اس نے کیا اور آپ نے محنت نہیں کی لیکن دس لاکھ کی کار میں آپ کو کیوں بیٹھا لیا؟ محبت اور تعلق کی وجہ سے۔

دوستو! اسی طرح جو لوگ اللہ والوں سے محبت و تعلق رکھتے ہیں ان اللہ والوں کے مجاہدات کی برکت سے اللہ تعالیٰ ان کو بھی ولایت کے بلند مقام پر پہنچا دیتے ہیں یہ اللہ والوں کی برکت ہوتی ہے کہ تھوڑے مجاہدہ پر ان کے تعلق کی برکت سے انعام بڑا مل جاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ اس کو ولایت کے لیے منتخب کر لیتے ہیں تو اعمال ولایت، جذبات ولایت، خیالات ولایت، اخلاق ولایت خود عطا فرماتے ہیں۔ دیکھئے حکومت کسی کو پہلے ڈپٹی کمشنری کے لیے منتخب کرتی ہے پھر بنگلہ ملتا ہے، پھر سرکاری موٹر ملتی ہے پھر سرکاری جھنڈا اس کی کار پر لگایا جاتا ہے پھر پولیس اس کی حفاظت کے لیے دی جاتی ہے۔ پہلے اللہ تعالیٰ آسمان پر فیصلہ فرماتے ہیں کہ اس بندہ کو مجھے اپنا ولی بنانا ہے۔ اس انتخاب کے بعد پھر اس کو اعمال اولیا، اخلاق اولیا، جذبات اولیا، لذت مناجات سجدہ کی لذت اور ایسی تمام نعمتیں خود عطا فرماتے ہیں اور بندہ بزبان حال کہتا ہے..

نہ میں دیوانہ ہوں اصغر نہ مجھ کو ذوقِ عربانی
کوئی کھینچے لیے جاتا ہے خود حبیب و گریباں کو
ہمہ تن ہستی خوابیدہ مری جاگ اٹھی
ہر بن موسے مرے اس نے پکارا مجھ کو

لیکن ایک بات یہ بھی عرض کر دوں کہ جس کو اللہ اپنا بناتا ہے اس کو فانی بتوں سے
مرنے گلنے والی لاشوں سے بچاتا ہے۔ لہذا جو اللہ کا ہونا چاہتا ہے اسے ان حسینوں سے
نظر بچانی پڑے گی، گناہ سے اپنے کو بچانا پڑے گا، خونِ تمنا پینا پڑے گا جیسا کہ خواجہ
صاحب نے فرمایا۔

بہت گو دلو لے دل کے ہمیں مجبور کرتے ہیں
تری خاطر گلے کا گھونٹنا منظور کرتے ہیں
اور جیسا کہ مولانا اصغر گونڈوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ۔
ہم نے لیا ہے واضح دل کھو کے بہارِ زندگی
اک گل تر کے واسطے میں نے چمن لٹا دیا

فانی اور مرجھانے والے پھولوں کی بہاروں کو چھوڑنے کا ہم نے غم اٹھایا ہے،
پھول جیسے چہروں سے نظر بچانے کا زخمِ دل پر کھایا ہے اور حق تعالیٰ کے قرب کی
غیر فانی بہار کے لیے حُسنِ فانی کے چمن کو لٹایا ہے تب کہیں جا کر اللہ ملتا ہے، لہذا فانی اور
بگڑنے والے پھولوں کو چھوڑو یعنی ان حسینوں سے دل نہ لگاؤ اور سوچو کہ آج ایسے ہیں کل
کیسے ہوں گے۔

ایسے دیسے کیسے ہو گئے
کیسے کیسے ایسے دیسے ہو گئے
اور حسینوں کا انجام سن لو اختر کی زبان سے۔

کر جھک کے ہشیل کسائی ہوئی
کوئی نانا ہوا کوئی نانی ہوئی
ان کے بالوں پہ غالب سفیدی ہوئی
کوئی داد ہوا کوئی دادی ہوئی
ادھر جنرافیہ بدلا ادھر تاریخ بھی بدلی
نہ ان کی ہٹری باقی نہ میری ہٹری باقی

اور بعض لوگ
کہتے ہیں کہ

عشق مجازی اضطرابِ بے چینی کا سرچشمہ ہے

صاحبِ آج کل رات بھر نیند نہیں آرہی ہے۔ کسی سے دل لگا ہوا ہے۔ میں کہتا ہوں
کہ کیوں دل لگایا غیر اللہ سے۔ غیروں سے تو یہی اضطرابِ بے چینی اور پریشانی ملتی ہے
پریشانی میں لفظِ پری موجود ہے۔ پری آئی کہ شانی خود لائے گی۔ میرا ایک اور شعر سنیں
ہتھوڑے دل پہ ہیں منہز دماغ میں کھوٹے
بتاؤ عشقِ مجازی کے مزے کیا لوٹے

جتنے لوگ دنیوی عشق میں مبتلا ہیں یہی کہتے ہیں کہ دل پریشان ہے اللہ تعالیٰ
تو فرماتے ہیں کہ تم کو چین ہماری یاد سے ملے گا۔ اَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ
اور تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر غیر اللہ سے چین لینا چاہتے ہو۔ خالقِ حیات کا اعلان ہے

کہ جو ایمان اور تقویٰ سے رہے گا ہم اس کی زندگی کو پاکیزہ اور با لطف کر دیں گے اور جو چوروں کی طرح نافرمانی سے حرام لذت درآمد کرے گا ہم اس کی زندگی کو دنیا ہی میں تلخ کر دیں گے اور وہ خالق حیات جس کی حیات کو تلخ کرے ساری کائنات کی لذتیں اس کو شیرینی عطا نہیں کر سکتیں۔

خاک ہو جائیں گے قبروں میں حسینوں کے بدن
ان کے ڈسٹمپر کی خاطر راہ پر سیخمر نہ چھوڑ
یہ بھی مٹی کے تو بھی مٹی کا۔ مٹی کو مٹی پر مٹی مت کرو ورنہ مٹی مثبت مٹی مثبت
مٹی میزان میں مٹی ہی آئے گی اور قیامت کے دن کوئی قیمت نہیں لگے گی اور اگر اللہ
پر فدا ہوئے تو ہماری مٹی کے ساتھ ان شاء اللہ تعالیٰ اللہ کی رضا مثبت ہوگی۔ پھر قیمت
ہوگی اس خاک کی! سبحان اللہ۔

۵۔ کسی خاکی پہ مت کر خاک اپنی زندگانی کو

جوانی کر فدا اس پر کہ جس نے دی جوانی کو

۱۔ بس تین عمل کر لیں تو ہم سب ان شاء اللہ تعالیٰ اللہ والے ہو جائیں گے۔

۱۔ اللہ والوں سے تعلق یعنی صحبت اہل اللہ کا التزام ۲۔ ذکر اللہ کا دوام ۳۔ گناہوں
سے بچنے کا اہتمام۔ باقی مضمون ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ۔

دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو قبول فرمائے اور اپنی رحمت سے بغیر
استحقاق کے ہماری جانوں کو جذب فرما کر یا اللہ ہم سب کو اولیاء صدیقین کی آخری
سرحد تک پہنچا دیجئے۔ اے اللہ یہ دعا اپنے استحقاق اور صلہ حیات کی وجہ سے نہیں آپ
کے کرم کے سہارے پر مانگ رہے ہیں کیوں کہ آپ کریم ہیں اور ہم جن جن گناہوں

میں مبتلا ہیں یا رب العالمین ان سے ہمیں نکال لیجئے اپنے کرم سے۔ اپنے کرم سے نکال لیجئے۔ اے اللہ ہم کو نفس و شیطان کے چنگل سے چھڑا کر، نفس و شیطان کی غلامی سے چھڑا کر اے اللہ سو فیصد اپنی غلامی اور فرماں برداری کی حیات نصیب فرما دیجئے

وَآخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی
عَلٰی اٰخِرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّحْمٰنِ

اہم نصیحت

جلیل القدر تابعی حضرت
سُفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ
کا ارشاد =

دُنیا کے لیے اتنی محنت کرو جس قدر دُنیا
میں رہنا ہے اور آخرت کے لیے اتنی
محنت کرو جس قدر وہاں رہنا ہے

عشق جب بے زبان ہوتا ہے

عشق جب بے زبان ہوتا ہے	رُشکِ صدمہ بیان ہوتا ہے
سُربوختِ سجودِ عارف کا	فوقِ ہفت آسمان ہوتا ہے
دردِ دل کا زبانِ بے عمل سے	آہِ کیا بیان ہوتا ہے
فیضِ مُرشد سے ہو گیا محروم	جب کوئی بدگمان ہوتا ہے
جو محافِظ نہیں نظر کا آہ!	زیرِ تیر و کمان ہوتا ہے
کیسے پائے گا قرب کی منزل	جب کوئی وقفِ نان ہوتا ہے
دیکھ لو شانِ فیضِ پیغمبر	شترِ باں حکمران ہوتا ہے
منزلِ قرب سے جو گزرے گا	مسندوں کا نشان ہوتا ہے

سارا عالم کرے گا کیا خیر

جس پہ حق مہربان ہوتا ہے